وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَةً
مسدس
فوائد محمد
مطبع احمدی دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمری چو زبان بحوض کوثر شوییم — وز بہر وضو چشمہ جنت جوییم
آسان نیست این ولیک دشوار است این — حرفی ز مداح الٰہی گوییم

اے ہنر خامہ تبیان طراز وہی کمیت کلک داستان معانی پرداز یہہ میدان حمد باری ہی مقام تسلیم و اشکباری ہی یہان مراتب عجز ہی حصول مدعا مین دستیار ہی اگرچہ بین نعت لکھی اور چاشنی مناقب سے مغفرت کے امیدوار ہی

سید الکونین محبوب خدا — مطلع دین مقطع نور ہدی
آن کبار اصحاب رکن کاخ دین — قدر الشان بہ تر از چرخ برین

سخنوران عالی خاطر و دانشمندان فیض مآثر کی خدمت بابرکت مین التماس ہی کہ ان ایام نیک انجام مین مجموعہ قصاید کہ ہر حرف اوسکا موتی ہی دریا معانی کی اور ہر بیت اوسکا ایک نور ہی انوار فیضان الٰہی سی محتوی نعت رسول مقبول و منقبت اصحاب علیہ و علی صحبہ الصلوٰۃ والسلام رنجیدہ کلک جواہر سلک محمد امیر علی بن شیخ محمد شیر علی صاحب سہارنپوری حال تحصیلدار محال کیتھل ضلع کرنال واسطی فواید عوام زیب طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ اولی در نعت شعر ۳۱

میرا گھر آج ہے بیت الشرف خورشید خاور کا
ملا ہے جنت الفردوس کو نقشہ میرے گھر کا

یہ وہ جا ہے کہ قدرت سے یہاں ہیں فرش بوقلموں
کہ مہتاب کی یہاں ادنیٰ سا فرش اپنی چادر کا

بہار قدس ہر جا ہے گلدستوں کی آرایش
کہیں باغ ارم جس کو وہ اک تکیہ کسی در کا

قد رعنا سے ہیں حور و غلماں جلوہ آرا ہیں
یہاں ہے نوکر کیا موزونی سرو صنوبر کا

دماغ اپنا نہیں یہاں کہ ہو دود و شمع کا ذری
ہے یہ عکس تجلی شمع طور کی نور انور کا

نہ جام جم نہ کچھ درکار ہے صہبائے انگوری
نشاط افزا یہاں فیضان ساقی کوثر کا

کبھی بہر کتابت گر سخن تیار ہو کاغذ کو
تو جبریل امیں خامہ تراشے اپنے شہپر کا

نہ یہاں کچھ شاعری ہے اور نہ فن کی ہے تحصیل
شرف ہے یاں اور ہی کچھ ہے کہ سر ہے کرّ و فر کا

نہ جشن جم ہے یہ آئین ہے بزم سکندر کا
یہاں مذکور شوق دل سے ہے نعت پیمبر کا

مطلع

زہے صل علیٰ کیا دبدبہ ہے حجاز سرور کا
قمر شق ہو گیا اولٹا پھرا خورشید خاور کا

گرا ایوان کسریٰ سرنگوں ہیں لات و عزّا
زمیں سے آسماں تک شور ہے اللہ اکبر کا

شعر

اسیر اب عیسیٰ سلامت ہے دوزخ کا نہ کچھ پروا جنت سے
میرے دل میں بھرا ہے عشق اوس ذی شہود کا

سنہ ۱۲۵

قصیدہ دیگر در نعت ختم رسل علیہ السلام

آج ہے طبع سخن سنج پر توسن جودت سوار
ہے زمین پر کبھی افلاک پہ گرم رفتار

شرق سے غرب تلک فرش ہے لیکن گرد شتاب
برق وش کوندتی پھرتی ہیں سر انوار

قدسیان منہ کو تحیر سے کہ پیر تکتی ہیں
جوہر قدس سے کہ بزم میں نقش دیوار

صدر آرائے فضیلت ہوں بصد تمکین
آج ہے سر پہ سر فضل و ہنر کی دستار

ماہ و خورشید کے لیے کر طبق سیم و طلا
تہنیت کے لیے استادہ ہے چرخ دوار

منتظر عقد ثریا بجواہر انجم
تاکہ جیوں سلک گہر نظم سخن پر ہو نثار

بر نہیں دخل کو ہیں حور و ملائک دربان
مجلس قدس کی یہاں غیر کو مطلق ہے نہ بار

بزم مدحت کے ہے ہمدم [illegible]
خود ہی جبریل امین محو تماشائے بہار

پھول جھڑتے ہیں کہ منہ سے ہی بلبل کو
طوطیاں ہاتھ پسارے ہیں پئے شیریں گفتار

خودستائی یہ نہیں بلکہ ہے دعوائے حق
کیوں نہ اس دعویٰ بر حق پہ بھی ہو اصرار

آج میں ایسے شہنشاہ کا ہوں نعت نگار
جس کے گلدستۂ لولاک زیب دستار

جسکا مداح ہے خود خالق رب العزت
جس کی باعث ہے یہ کون و مکان کا اظہار

پیش خیمہ کی چلو جملہ رسل جس کی لئے
جس کی مقدم کا شرف خلوت صمدی بار

جس کے انگشت میں ہے خاتم نبوت کا نگین
تاج جسکی ہے یسین و طٰہٰ کا نگار

جس کے رایت کا پھریرا ہے ورق سورۂ فتح
تیغ ہے آیت نصر سے جسکی جوہر دار

جس کے شہباز کا عنان گیر ہے جبریل امین
جس کے جلوہ کا خدا کو ہوا شوق دیدار

قاب قوسین ہی جسکی شب وصلت کی دلیل | لامکان میں ہوا منظور بفیض اظہار
مرتبہ جسکا ہی جسیون علم خدا ہی محصور | اوسکی تعریف ہو کسطرح سی محسوب شمار
خاص محبوب خدا مظہر ذات مطلق | پیشوای دو جہان ختم رسولان کبار
ہاشمی مطلبی سید ہی جد الحسنین | صاحب شرع اولوالعزم نبی المختار
لقب امی ہی ولی علم لدنی کا علیم | سینہ ہی خلوت وحدت کا محیط اسرار
مشرق کعبہ سی اوس ماہ منور کا طلوع | کیون نہ سب سیاحت کونین ہو یہ صاحب معتقد بار
دل تڑپ جائیں ابھی مثل اسیران قفس | شوق میں کہدون اگر کھینچ کی گلگون کی مہار
اور پڑہون نام مبارک جو باہنگ حزین | چشم عاشق سی ٹوٹی کبھی آنسو کا تار
تا ابد نام محمد ہی بسلم اللہ | ای دل و جان ہی خستہ میں فدا نثار
بہر تعظیم یہان نام ہمایون تو لکھا | پر قلم کانپ کی سجدہ میں گرا ہی ہر بار
واہ کیا نام کہ لکھتی ہی او ٹہی تک صلوٰۃ | تحت و فوق و یمین پیش میں ہا و یسار

غزل

اب نہیں ضبط ہی گو شوق و ادب میں تکرار | درد انگیز بہر ہی آہین سیر کے دلمین غبار
کب تلک لیجیے ٹہ با کردن ای جان جہان | اشک حسرت ہون کہان تک سر سنگی ہار
کہ تلک آتش دوری سی ہی دل جلتا | درد ہجوری کا ہی کب تک مجھے بی چین قرار
دل ہی مضطر مجہی روس طلعت زیبا کی قسم | ایسی بیمار کو جہہ تو ملی تسکین بہار
تیغ ابرو کی تصور میں کبھی ہی بسمل | نوک مژگان کا کھٹکتا ہی کبھی دل میں خار
ہی کبھی ہوش ربا سنبل مشکین کی لپٹ | ہی کبھی خود رفتہ کری نرگس شہلا کا خمار
یاد دندان میں گرہی آنکہ سی موتی کی لڑی | زلف و رخ کی تصور میں کٹی لیل و نہار

آہ کب تک رہے محرومی کا پردہ حایل
رحم فرماؤ اوٹھاؤ یہہ نقاب رخسار

اب نہیں تاب تحمل کہ ہوں مضطر بسمل
قابل دید ہی یا شاہ میرا حال زار

آپکا نور تو جیون ہے عالم افروز
شل شپرہ ہی مجہے حاصل نہیں چشم دیدار

نظر آتا نہیں مجہہ آنکہہ ہی معلق بی نور
کاش آنکہوں پہ پڑے کوچہ اقدس کا غبار

جان لب پہ ہے ہلاک ہوں آپ ہیں دریاے کرم
آپکے دست مبارک میں شفا ہی بیمار

راہ گم کردہ ہوں خضر طریقت ہیں آپ
قالب مردہ ہوں میں آپ مسیحا رفتار

میں گنہگار ہوں اور آپ شفیع المذنب
حشر میں پرسش اعمال ہی اور میں بدکردار

آپکا عاشق دل خستہ امید مغفرت
جسکو جز نام مبارک نہیں اک لحظہ قرار

نعت

اور کیا عرض کرے آپکی نہیں شاہ ضمیر
خواہش دل جو ہی مقبول ہو شاہ ابرار

شعر ۲۷

طپش درد جگر کی ہو علاج ایسا علیل
کہ جسکے چارہ گری کی نہیں کوئی سبیل

یہہ سوز سینہ ہی یا طبقہ جحیم ہی
یہہ داغ دل ہی کہ خورشید حشر کا قندیل

طپش تو دلکی ہی اک زلزلہ قیامت کا
جو نالہ ہی وہ آہنگ صور اسرافیل

وہ لاعلاج مرض اور وہ لا دوا ہی درد
کہ سرنگون ہی افلاطون سا طبیب عقیل

مرض کچہہ اور دوا اوسکی اور کچہہ ہی ہے
سمجہتے ہی نہیں تشخیص ہو تو ہو تاویل

یہہ درد عشق کا ہی اور ہی یا مرض رجوع القلب
شفا نہیں ہی بجز دید شاہ ہدا جمیل

کہ عشق بلبل و گل اور نہ شمع و پروانہ
نہ ایسا عشق مجازی کہ جسکی ہو تمثیل

مراد اوسکی تیغ عشق کا ہوں شہید و قتیل
کہ شاہ ہدائ دو عالم حبیب کا ہی عدیل

وہ جسکا روز ازل تہا جلوہ کا نور وفور
کہ جسکی ختم نبوت کا سر ہی قندیل

وہ جسکی راہ مین مشتاق وید صفت بستہ / مسیح ویوسف وموسی خلیل واسمعیل

ہنوز جلوۂ کونین تھا نگتم عدم / کہ تھا فروغ ازل جسکی نور کا قندیل

رہی تھی خلوت خدمین جلوہ آرائی / خدا کو شغل نہ تھا جز بہ عشق حسن جمیل

ظہور جب ہوا منظور کردیا ظاہر / کہ تا ہون محو دو عالم کی نسبت حسن وشکیل

خدا نے ختم رسولان محمد عربی / کہ جسکی نعت کا مشتاق تھا ہی جبریل

مطلع

تو وہ حسین ہے ای نور خاص رب جلیل / کہ حقنی خارج امکان کی تیری تعدیل

تیری ہی نور کا ایک لمعہ حسن یوسف تھا / تیری ہی خوان کا ایک لقمہ فیض خوان خلیل

ہی تیری قرب کے قوسین آیت تجمیل / کتاب قدس العلی العرشی کی تیری تفضیل

کسی نبی کو تیری سامنی ہو کیونکہ فروغ / طلوع شمس ہی انجم کی نور کی تعطیل

ظہور تیرا مقدم تھا ہو گیا آخر / وفور عشق کی باعث خدا نی کی تعجیل

طبیب قلب دوا الشفا جملہ علل / رجوع کیون نا کرین بسکہ خود ہون اہل علیل

قسیم کوثر و جنت شفیع یوم الحشر / بنی آیت رحمت لی نجات کفیل

بہار دین شگفتہ رہی گی تا بہ ابد / حمل مین مہر نبوت کی ہو چکی تحویل

خدا نی کہدیا اکملت کیا مجال عدو / کہ معترض ہو تیرا دین پا چکا تکمیل

بمعجزہ قمر اور خرق والتیام فلک / مجھی عقیدہ ہی حجت لیکو بغیر دلیل

تیری کمال شرف کا ادا ہو کیا حرف / سخن کو نعت مین گو دیجئی کیسی ہی تطویل

یہ ترجمہ ہی میری شوق طبع کا ورنہ / محال عقل تیری علم نعت کی تحصیل

تیری صفت سی ہے شنی مرکتاب کا / سواد حرف تو سرمہ ہے نوک کلک ہی میل

ا م

شعر ۳۶	امیر کی یہ تمنا کہ نعت ہو مقبول بشوق طبع ہی جو کچھ کہ ہی کثیر و قلیل	بند ۱۳

ہوں گنہگار شاہ بطحی — معصیت میں تمام عمر کٹے
جب ہوئی آنکھ بند آنکھ کھلی — جی نکلتی ہی جان پہ آن بنی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

زیر مدفن فرشتگان عذاب — مجھسی پوچھیں ہیں نیک و بد کا حساب
جب خموشی ہی نہیں کچھ اسکا جواب — پھر تعذیب مستعد ہیں شتاب

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

قفس آتشین میں روح ہی بند — تن خاکی جلی ہی مثل سپند
مار و عقرب ہیں جسم کی پیوند — تنگ و تاریک گور کی ہی گزند

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

عمر دنیا کٹی بلہو و لعب — رنج دیکھا کبھی نہ عیش طرب
عیش میں کٹ گیا تو جشن نشست — بعد مردن بلا یہ رنج و تعب

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب اللہ خذ بیدی

جان نکلی یہ کالبد لوٹا — دولت و مال جاہ سب چھوٹا

قصر و ایوان باغ و گل بوٹا　　دست حسرت سی تب تو سر کوٹا

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

کچھہ نہ کام آیا مال و دولت و جاہ　　دست خالی چلا بحسرت واہ
خاک ہے گر ملی تو خاک سیاہ　　دستگیری کا وقت ہی یا شاہ

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

عمل بد کی ہی یہہ مجھکو سزا　　خیر ندامت نہین کچھہ اسکا گلا
جیسے کردار ویسا اسکا صلا　　امتی پر ہون آپکا شاہا

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

پر گنہ گو ہون سر سے تا بہ قدم　　کلمہ گو آپکا ہون شاہ امم
حیف پھر مجھکو نجات کا غم　　سوز عصیان بجھاؤ ابر کرم

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

در دولت پہ شاہ آیا ہون　　بخشوانی گناہ آیا ہون
منفعل رو سیاہ آیا ہون　　جرم پر عذر خواہ آیا ہون

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الٰہ خذ بیدی

رحمت عالمین ہی آپکا نام ؎ جسکے تصدیق پر خدا کی کلام
رحم فرماؤ شاہ ذی الاکرام آپ پر لا تعد درود و سلام

سخت مشکل ہے لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

حشر میں جب ہیو نفسی نفسی اور نہ پوچھی وہان کسیکو کوئی
منہہ تکین آپ کا ولی ہی تب ہی مقبول ہو یہ عرض ولی

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

وادخلوا جنتی کا جب ہو خطاب سب ہون داخل سوائی اہل عذاب
دخل مجکو وہان ہو گر نایاب لب یہ ہوگا ہی چشم پر آب

سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی

آپ کا یہ امیر سوختہ دل اس مکافات کی نہین قابل
ہی گنہگار پر بہت ہی خجل بہر حسنین حل کرو مشکل

شعر — سخت مشکل ہی لو خبر جلدی
یا حبیب الہ خذ بیدی — ۲۹ ص

مناقب امامین الہمامین السعیدین الشہیدین

ہی میرا جوہر ایمان ولا حسنین ای وصیدن ودلم باد فدای حسنین
دونو شہزادہ ہین محبوب خدا کی محبوب حق تعالی کی رضا ہین یہ رضا ی حسنین

نور عینین نبی ہیں کہ فروغ دو جہاں
یا مہ و مہر نبوت ہیں رضای حسنین

ہو وہ ممتاز دو عالم جسے پا جائے کہیں
درۃ التاج ہے خاک تہ پای حسنین

عظمت پاک تو بہت کو ہے مصحف کی جگہ
اسمیں ہو جھوٹ تو مصحف ہے بجای حسنین

مس کریں دوش نبی پر ہو جو حاصل معراج
حلۂ خلد سے آئی تو سزای حسنین

شاہ مسموم کو سبز اور شہ مقتول کو سرخ
رمز اسرار شہادت تھے قبای حسنین

خلد طوبی کی طرح دم میں شگفتہ ہو جا
ہو جہاں سایہ فگن ظل لوای حسنین

شمسۂ عرش معلی کی ہیں لخت جگر
لامکاں کا ہو فضا کیونکہ فضای حسنین

کیا محبت تھی نبی کو کبھی مطلق نہ تھی چین
دیکھتے پا کے نہ جس بات میں صدای حسنین

حامل وحی جب آئے بحضور سرور
وحی حضرت کو تو سو وہ تھا برای حسنین

کبھی گہوارہ ہلا دیں کبھی دیں سیب جناں
کیا تھے جبریل امیں کار روای حسنین

شربت موت سے کم تر نہیں جان شیریں
یاد ہے تشنہ لبی شہدای حسنین

زندگانی سے نکھوں سیر ہوں اے منعم چرخ
زخم یا سم کی غذا ہووے غذای حسنین

ق

تکلم سر جان فدا ہو جانکی تب بھی
صبر اندوز نہیں خون بہای حسنین

نہ رکی دایۂ خاتون سے ہرگز السنو
دی اگر بخشش امت ہو جزای حسنین

ہیں شہ آیت رحمت کی نواسہ رحمت
تا شہادت پی امت تھی دعای حسنین

جز بہ تسلیم و رضا دم نہیں مار اصلًا مطلق
آزمائش تھی صرف کرب و بلای حسنین

ورنہ کیا دخل شہادت کا بزیر خنجر
تحت و فوق میں وہ رہیں ہم نہ ندای حسنین

طبقات فلک و ارض کا عرفان ہی کہا
مشعل طور سے ہی خود راہ نمای حسنین

تحت الی فوق کی اسرار ہیں عکس بندہ سب
خاص آئینہ قدرت ہے صفای حسنین

کرتا رہتا ہون سدا غم سے در اشک نثار
کہ یہ دولت میرے حق مین ہی عطای حسنین

جز غم آل نبی مجکو کچھ آزار نہین
کچھ دوا میرے نہین غیر دوای حسنین

دل تڑپ جاتا ہی جب تشنہ لبی یاد آتی
جب باواز حزین سنتا ہون ہائے حسنین

غیب سے کان مین حضرت کی ندا آتی ہی
کیون نہ آئی کہ مین ہون مدح سرای حسنین

بزم فردوس مین لیجاتی ہین جبریل امین
طبق نور مین چن کر کی ثنای حسنین

ہی قسم دامن خاتون کی تا نہ ہو نجات
مین نہ چھوڑون کبھی دامان ولای حسنین

مین نہ لکھون گا کو جمشید فریدون کی سو
ہی غنی طبع میرے مین ہون گدای حسنین

قصیده در منقبت

ای امیر اب ہو مضطر یہ کہان تیری لقب
انکھہ تو کھول کہ تشریف تو لائی حسنین

شعر ۱۶

سحر از طور خاور یافت آن نور جهان آرا
که عالم شد از و محو تحیر صورت موسی

ستر دیر فلک را گفت اکنون نور بگرانی
که باطل کرد کفر شب باعجاز ید بیضا

بعزم صبح دم ظرف چمن جمشید زر افشان
دها وهر باده شبنم کشید از ساغر گلها

بر آمد مرغ زرین بال و از غرفه مشرق
کلاغ شب بهیش گشت پنهان همچو عنقا

سحرگاهان ز اطراف جهان برخاست این غوغا
که سوی رود نیل چرخ آمد یوسف زیبا

دمیده مردگان خواب شب را روح در قالب
عیان است از دم این صبح اعجاز دم عیسی

زمین شد زان ذره ها در پی چندان
که بر چرخ نگونک طعنه ها زد ساحت غبرا

فنا شد ظلمت شب از طلوع نیر اعظم
چنان کز ذوالفقار حیدر شد کفر ناپیدا

بگوش اهل گلشن زد صبا بانگ طرب افزا
که آمد صبح نور ور بکف گیرید ساغرها

بگسترد فند در صحن چمن فرش زمرد گون
بچیدند از گل و غنچه بهر سو ساغر و مینا

قبا پوشید در بر گل گره بر طره زد سنبل / چمن آراست حجره گل بعزم بزم عشرت‌ها

کشودند اهل گلشن چون بدور جام سرّ خود / ز خاک چمن بر آید جام مشکل لاله حمرا

بنفشه بر زمین افتاد بیخود از سر مستی / ز رخ گل صبر بلبل در ربود از شوخی صهبا

سمن سرمست بر جا بهر رقص و بلبل نغمه پیرا شد / صبا در وجد آمد چاک زد گل جیب و دلها را

عیان از طره سنبل پریشان و ضعف مجنون / درخشان از شکاف محمل گل جلوه لیلی

عمو یا نیست اخفای دخل فرزند جوز از جنت / رسد از سر درین محفل گر افتد آبله در پا

بس است نگه در حسن وقت طرب ناکی بیک ناگه / ز شور قاه قاه غنچه‌ها و قلقل مینا

بخود بیدار گشته نرگس خوش خواب از حیرت / بپرسید از صبا و از صنوبر چیست این غوغا

چرا تاج جواهر زر ندارد شاخ گل بر سر / چرا خلخال موج آب دارد اندر پا

چرا برگ درختان تا کی بندی به بند کف / چرا مرغان صلوات حجازی زمزمه پیرا

چرا نسرین بگوش آویخته آویزه در شبنم / چرا سوسن به بر کرده لباس سبز مینا

چه گلها تا بکی بهار افزا رسید اندرین گلشن / که هر یک هست هر طرف چمن بزم آرا

صنوبر در جوابش گفت از گلشن چه می‌پرسی / که امروز هست شور تهنیت تا عالم بالا

زهی سال همایون چند از روز نشاط افزا / که بر تخت خلافت شد جلوس آرا شه والا

شهنشاهی که مهر آفتاب در دار او موزون / شهنشاهی که تاج هلال آئی بر فرق او زیبا

شهنشاهی که با کوه شکوهش آسمان کاهی / شهنشاهی که پیشش عهد اسکندر طفلی

شهنشاهی که در برج خلافت نیّر اعظم / شهنشاهی که در برج امانت گوهر یکتا

شهنشاهی که جیش کاینات چهر ایمان / شهنشاهی که مهرش را ز روی عالم وجه استغنا

شه خیبر شکن آمد ز گلگون [illegible] دشمن / غضنفر صولتی ضرغام بر صفدر هیجا

ید الله قوی بازو یلِ رعب افگن هر سو
شه العصر و اهل ذوالفقار و راکب دلدل
ابوالحسنین عم زاده نبی ابن ابی طالب
کفیل حل هر مشکل خلیل قبله هر دل
ز غیبت غیب بر هم حضور سکّه امکن
قلم ایستاد تا در مدحت جاه تو ای مولا
مثال کهسار شان بی مثالت از کجا آرم
اگر خواهد کسی تفتیش انوار زمین کیوش
درخشانست چندان شمس آن کاخ نور افشان
توئی شاها که شرق مهر عرفان نسبت صدر تو
توئی شاها که مهرت عطر مغز التسی و جانی
وجودت گر کعبه صدف ای گوهر اشرف
ولادت یافت در کعبه شهادت یافت در مسجد
گشوده ناخن فتح تو عقده دین پیغمبر
نسوزد برق در خرمن نگیرد شعله در پنبه
بوصف تیغ تو لفظم کشد شعر صفدر
جسان مضمون وصف آید بیاد من در پیش
ز لرزش کند پیچ اضطرار من تو از عالم
بعهد تو کسی اندر زمانی پی اندیشه حی

پناه زهره حق جو شجاع یثرب و بطحی
امیر انبیا شان و امام هادی و مولا
شه ساقی کوثر بادشاه جنت المأوی
وصی احمد مرسل علی عالی النسب اعلی
بخوانم مطلعی کو زرد سازد مهر را سیما

مطلع

جهان بالید کز طولی قصه گو نه صد بالا
که هست این گنبد اعلی به پیش عتبه ادنی
به بام آسمان خود را رساند آفتاب سا
که پیشش آفتاب آسمان یک ذره غبرا
توئی شاها که چشم حق شناسی از تو شد بینا
توئی شاها که عشقت طعمه کام و دل جانها
قدت شمشاد بستان عرب فر تو بی همتا
جبین مولا خیابان شد زهی ولا زهی حیرا
نموده ذوالفقارت فرق و فرق تن اعدا
جهان سرعت که صمصام تو دارد در صف هیجا
بوصف گرز تو افتد قلم را لرزه بید آسا
که گر یابد قلم خیزد جهد از طبع برق آسا
بجا گر کس بدورت برق و سیما فلک بیجا
بدورت زیر کف بنهاده گل بی فکرت یغما

وجود تو دیار علم را دروازهٔ محکم / همه عالم جهان دریوزهٔ آن عتبهٔ علیا

بجود تو سخن سنجم چه یارای زبان من / ثنای بخشش تو از فضولی آید پیدا

هر انگشت دست تو دهد از مهر تو وارسته / کسی کل مهر ورزد در حسب بی پروا از هر دو ا

شها این سینه مبدای که عشق تو میدارم / بچشم من تجلی گاه صد خورشید نور افزا

ز طفلی هست حرف عشق تو منقوش لوح دل / تو میدانی که از عمری بسر دارم همین سودا

من از کمتر گدایان توام یک آرزو دارم / نخواهم جاه اسکندر نخواهم شوکت دارا

همین خواهم ز لطف ساقی میخانهٔ عرفان / بده جامی که مدهوشم کند از دین و هم دنیا

چنان جامی که تا صبح قیامت بیخودم دارد / چنان جامی که چشم حق نمائی را نماید وا

چنان جامی که مستخلص کند از قید این و آن / چنان جامی که سازد پاک از لوث تعلقها

شها مپسند زین بیش حق آید اگر هرگز / پی دنیا دوم تا کی گهی در شهر گه صحرا

نمی خواهم که باشد عمر صرف خواهش نفسی / مرا از ربط ابنای زمانه محترز فرما

چو خورشیدم سر از ظلمت کدهٔ هندوستان / رسان بر در گهی کو راست این آسمان ملجا

سنه ۱۲۷۸ | امیر دل فگار است از گرفتاران عشق تو / ز بند خویش آزادش بکن ای والی والا | [illegible]

تمت

الحمد لله که در مناقب حضرت علی مرتضی کرم الله

ریخته کلک گوهر سلک منشی امیر علی

باهتمام میرزا | سلمه ربه | امو جان مطبع [illegible]

مناقب اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

ہوئی مخلوط جب یہہ چار عنصر
جو چاروں رکن سی ہوا یک پیکر
بنا تب قالب دین پیمبر
تو ایوان نبی موزون ہو کیونکر

کمی بیشی نہین چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

مولوی محمد عبد اللہ صاحب

دیار شرع کی دروازہ ہین چار
کتاب اللہ بیک شیرازہ ہین چار
ریاض دین کی تخت تازہ ہین چار
عوض موزون بہر اندازہ ہین چار

کم و بیشی نہین چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان حیدر

تفاوت کچہہ نہین واحد ہی مضمون
مدارج مین مساوی کم نہ افزون
کہ جیسی پیش و پس آیات مقرون
رباعی کیسی مصرعہ چاروں موزون

کم و بیشی نہین چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ ہین تاج شرف کے چار گوہر
بہار قدس کی چاروں گل تر
یہہ اوج مرتبت کی چار اختر
یہہ روشن چار ہین شمع منور

کم و بیشی نہین چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان حیدر

یہہ چاروں مسند آرای پیمبر
یہہ چاروں دین افزای پیمبر

یہہ چاروں سرور ائی ہیں | یہہ چاروں سرور عثمانی ہیں

کم و بیشی نہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

نبی کے چار ہیں اصحاب اطہار | محبت انکی یکساں کم ہے بسیار
طبیعت کسے موزوں جنہوں ہیں چار یار | جو کم زیادہ کرو نہ پیدا ہو آزار

کم و بیشی نہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

کوئی صدیق ہی اور کوئی عادل | غنی ہی کوئی اور کوئی سخی دل
ہر ایک کے شان میں آیات نازل | کہیں مجمل کہیں ہی جا بمفصل

کم و بیشی نہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

یہہ محبوب الہی کی ہیں مرغوب | ہوا امر خلافت ان پہ منسوب
کیا وقتا فوقتا دین کو اسلوب | مخالف انکے ہوں کیونکر نہ مغضوب

کم و بیشی نہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

محبت انکی باشک حق رسیدہ | عدو انکا تہ تیغ کشیدہ
یہہ چاروں ہیں باوصاف حمیدہ | امیر اپنا یہی ہے یہہ عقیدہ

کم و بیشی نہیں چاروں برابر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

مناجات در نعت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا چہرے سے پردہ کو اوٹھا دو یا رسول اللہ — مجھی بدر ایک اپنا دکھا دو یا رسول اللہ

کرو نور منور سے مری آنکھوں کو نورانی — مجھی فرقت کے ظلمت سے بچا دو یا رسول اللہ

اوٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے — مجھی دیوانہ اور وحشی بنا دو یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو — تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتا دو یا رسول اللہ

پیاسا ہے تمہارے شربت دیدار کا عالم — کرم کا اپنے تم پیالہ پلا دو یا رسول اللہ

خدا عاشق تمہارا اور محبوب تم اوسکی — ہے ایسا مرتبہ کسکا سنا دو یا رسول اللہ

چھپی تجلیت سے جا کر پردہ میں یا خوب — کر اپنے حسن کا جلوہ دکھا دو یا رسول اللہ

لگی کا جوش کیا پانی جو دو دریا گنہگار — ہمیں حرف شفاعت لب پلا دو یا رسول اللہ

یقین ہو جائیگا کفار کو بھی تیری بخشش کا — جب میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ

مجھے یا اور کسو ہوں تمہارا امت عاصی — گنہ گاروں کو جب تم بخشوا دو یا رسول اللہ

ہجا ہوں نفس او شیطان کے ہاتھوں سے آوارہ — میری اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ

اگر نیک ہیں یا بد تمہارا ہو چکا امت — تم اب چاہو ہنسا دو یا رولا دو یا رسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور حق میں شفاعت تم — ہماری جرم عصیاں سے بچاؤ یا رسول اللہ

جہاں تا مشکل عقبیٰ کر دیا ہی تیکی یا توفن — بس اب چاہو ترا دو یا ڈوبا دو یا رسول اللہ

مشرف کر کی مجھکو کلمہ سے اپنی تم — پھر اب لطف و نسبت سے بنی گر دو یا رسول اللہ

ہنسا ہوں بسطح گرد اب غم میں یا خدا ہو کر — مری کشتی کنارہ پر لگا دو یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں نہیں لائق پر اب اپنے سگ تمسی — کہ پھر مجھکو مدینہ میں بلا دو یا رسول اللہ

حبیب کبریا تم ہو امام انبیا تم ہو
ہمیں بہر خدا حق سے ملا دو یا رسول اللہ

شراب بیخودی کا جام ایک مجھکو پلا کر
دوئی کی حرف کو دل سے مٹا دو یا رسول اللہ

بہت بھٹکا پھرا ہوں وادی فرقت میں حق بخشی
کرم فرما دو ابتو مت پھراؤ یا رسول اللہ

شرف کی دیدار مبارک سے مجھے اک دم
میرے غم دین و دنیا کی بھلا دو یا رسول اللہ

خدا کی واسطے رحمت کی پانی سے پہنچکے برسا کر
تپ ہجران کی آتش کو بجھا دو یا رسول اللہ

پھنسا کر اپنی دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب تو قید دو عالم سے چھڑا دو یا رسول اللہ

خاتمۃ الطبع چکیدہ کلک محمد حسین خان تحسین مہتمم مطبع مصطفائی

شکر خدائی کارساز کہ اسکی فضل عمیم سے یہہ گوہر شاہوار اور جوہر تابدار
موسوم بہ قصائد محمد امیر کہ تصنیف کیا ہوا شیخ محمد امیر علی سہارنپوری
کا ہے ان دنوں میں عنایات ایزدی سے ساتھ ایماء مؤلف اور بعض
شائقین کی مطبع احمدی میں بیسویں ذوالحجہ
۱۲۸۲ ہجری کو مطبوع ہوا

تمت